آنحضرت ﷺ بحیثیت ماہر بین الاقوامی اُمور

❁ پروفیسر ڈاکٹر سیّد وسیم الدین

خارجہ پالیسی اقوام عالم کی تاریخ میں ہمیشہ سے ایک اہم اور نازک موضوع رہا ہے۔ خارجہ پالیسی ایک ایسا تغیر پذیر موضوع ہوتا ہے جو حالات، واقعات، مشاہدات اور تجربات کے مرہون منت ہوتا ہے اس موضوع کی نازک طبعی کی وجہ سے کوئی حتمی بات کہنا بڑا محال اور دشوار کن ہوتا ہے، عموماً اہل مسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف روحانیت کے اعلیٰ درجے تک قائم کرتے ہیں اور آپ ﷺ کو صرف مذہبی پیشوا تک محدود رکھتے ہیں لیکن آپ کی ذات مقدس تو لامحدود ہے اور اس لامحدود محسن انسانیت کو محدود کرنا قدرت الٰہی میں مداخلت کرنے کے مترادف ہے۔

موجودہ ماہرین بین الاقوامی تعلقات و امور خارجہ اس پہلو کو بہت کم یاد رکھتے ہیں یا یاد رکھنا بھی گوارا نہیں کرتے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک انتہائی عمدہ ڈپلومیٹ، ایک نفیس سیاست دان اور ایک سچے و کھرے منتظم اعلیٰ تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر کچھ مسلمان حبشہ چلے گئے، رخصت ہوتے وقت آپ نے انہیں بتلا دیا کہ وہاں ایک عیسائی بادشاہ نجاشی حکومت کرتا ہے جس کے ملک میں کوئی ظلم نہیں ہوتا، وہ مسلمان حبشہ پہنچ گئے اور وہاں اسلام کی تبلیغ شروع کر دی، نتیجہ یہ نکلا کہ چند سالوں میں وہاں کافی تعداد میں یعنی کم از کم ۵۰ حبشی مسلمان ہو گئے۔(۱) یہ آپ کی سیاسی بصیرت و بصارت کا نتیجہ تھا کہ آپ کو آہستہ آہستہ سیاسی امور پر بھی گرفت حاصل ہو گئی۔

رسول اللہ ﷺ نے ان بارہ آدمیوں کا جو بارہ مختلف قبیلوں کے نمائندے تھے اپنی طرف سے ان قبیلوں میں نقیب یا سردار مامور کیا۔(۲) اس سے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ میں تنظیم پسندی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور آپ مسلمانوں میں ایک مرکزی نظام پیدا کرنا چاہتے تھے،

❁ چیئرمین پبلک ریلیشنز وفاقی اُردو یونیورسٹی

آپ نے ایک موقع پر مصعب بن عمیرؓ کو روانہ کیا جو بہت ہی مخلص مسلمان تھے اور نفسیات کے بڑے ماہر تھے، ان میں لوگوں کو اسلام پر آمادہ کرنے کی غیر معمولی صلاحیتیں تھیں چنانچہ انہیں بہت شاندار کامیابی حاصل ہوئی، بیسوں لوگ مسلمان ہوتے گئے حتیٰ کہ انتہائی اُجڈ لوگ بھی اسلام قبول کرتے گئے۔

فتح مکہ کے بعد حضور اکرم ﷺ جب عام معافی کا اعلان کرتے ہیں تو اس کے ردعمل کے طور پر لوگ جوق در جوق مسلمان ہوتے رہے اور راتوں رات سارا مکہ مسلمان ہو جاتا ہے یہ تھے وہ دیرپا اور مفید لائحہ عمل کہ جس کے نتیجے میں آپ کا پیام پوری دنیا میں پھیلنا شروع ہو گیا۔

جب آپ ﷺ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو بے شمار اور بے حد اہم جنگ اور سیاسی مصروفیات کے باوجود آپ وقت نکالتے تھے کہ مدینہ منورہ سے ناخواندگی کو دور کرنے کے کام کی شخصی طور پر نگرانی کر سکیں چنانچہ اس سلسلے میں آپ نے حضرت سعد بن العاصؓ کا تقرر کیا تھا (۳) کہ لوگوں کو لکھنے اور پڑھنے کی تعلیم دیں اور ان میں سیاسی شعور اور آگہی اُجاگر ہو۔

مدنی زندگی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مستقل سیاست (طریقہ) تھی کہ قبائل میں تعلیم و تربیت کے لئے معلم روانہ کریں۔ بیر معونہ کے مشہور واقعہ میں ستر قاریان قرآن بھیجے گئے تھے۔ (۴) جس کا ذکر صحیح بخاری کتاب المغازی، باب ۲۸ غزوۃ الرجیع، حدیث نمبر ۲، ۵ میں ہے۔ آپ ﷺ از خود نگرانی فرماتے تھے اور ان کی اصلاح کرنے میں پہل کرتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا مقصد تبلیغ اشاعت اسلام تھا۔ جب باطل اپنی فرعونیت سے حق کو فنا کر دینے کی دھمکی دیتا تو آپ اس کی سرکوبی کو روکنے کے لئے مصروف عمل ہو جاتے اور جب اس طرف سے فرغت ہوتی تو اپنے روشن دل و دماغ کی تمام قوتوں کو اعلائے کلمۃ الحق کے لئے وقف کر دیتے، جب کفر و باطل کے بھڑکتے ہوئے شعلوں پر پانی پڑ جاتا تو آپ ریگستان عرب سے باہر کی قوتوں کو اسلام کے جھنڈے تلے لانے لگتے اور اس ضمن میں آپ نے بڑے بڑے ذی جبروت بادشاہوں کو دعوت اسلام کے خطوط لکھے اور اپنے جاں نثاروں کے ہاتھ روانہ کئے، اس ضمن میں ہرقل روم اور ابوسفیان کی گفتگو ہماری تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امور خارجہ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ اپنے دوروں کے سلسلے میں عرب کے مشرق ساحل سے لے کر مغربی ساحل تک اور جنوب سے لے کر شمال تک کوئی طاقتور اور بااثر قبیلہ ایسا نہ تھا جس سے آپ نے رابطہ قائم نہ کیا ہو۔(۵)

ان قبائل میں چند کے نام حسب ذیل ہیں۔(٦)

۱۔کندہ، ۲۔کلب، ۳۔بنی بکر بن وائل، ۴۔بنی البکا، ۵۔تعلبہ، ٦۔بنی شیبان بن ثعلبہ، ۷۔بنی الحارث بن کعب، ۸۔بنی حنیفہ، ۹۔بنو سلیم، ۱۰۔بنی عامر بن صعصعہ، ۱۱۔بنی عبس، ۱۲۔بنی عذرہ، ۱۳۔غسان، ۱۴۔فزارہ، ۱۵۔بنی عبداللہ، ۱٦۔بنی محارب۔

یہ ان بہت سے قبائل میں سے چند ہیں جنہیں حضور اکرم ﷺ نے اپنے ان دوروں میں ملاقات کا شرف بخشا یہ مختصر نام صرف یہ بتانے کے لئے درج کئے گئے ہیں کہ اپنی دعوت کے اس مرحلے پر آپ ﷺ چھانٹ چھانٹ کر ایسے قبائل کے پاس تشریف لے گئے جو اپنی تعداد، ایسے مقام، اپنی جنگی قوت اور دوسرے قبائل سے اپنے تعلق کی بناء پر ایسی حیثیت رکھتے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی آپ ﷺ کی بات مان لیتا اور دعوت اسلام کی حمایت پر کمر بستہ ہو جاتا تو امید کی جاسکتی تھی کہ اس سے دین کو تقویت ملتی۔

حافظ ابو نعیم اور یحییٰ بن سعید الاموی نے کلبی کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ بنی بکر بن وائل کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے باتیں کرتے ہوئے دریافت فرمایا کہ تمہاری جنگی طاقت کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ایران کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ اس کے مقابلے میں کسی کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا جب تم ان کی منزلوں میں اترو گے، ان کی عورتوں سے نکاح کرو گے اور ان کے بچوں کو غلام بناؤ گے۔اس گفتگو کے بعد آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے اور ابولہب وہاں پہنچ گیا اس نے لوگوں سے کہا ''یہ شخص ہمارے ہاں بڑی شان رکھتا تھا مگر اب اس کا دماغ چل گیا ہے''۔انہوں نے جواب دیا ''جب اس نے ایرانیوں کا ذکر کیا تو ہم نے بھی یہی سمجھا تھا، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت کوئی عرب یہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ کبھی ایران

جیسی عظیم سلطنت پر عربوں کو ایسی فتح نصیب ہوسکتی ہے، ایسی بات ان لوگوں کے نزدیک صرف ایک دیوانہ ہی کرسکتا تھا لیکن اس گفتگو پر ۱۵، ۱۶ برس ہی گذرے تھے کہ ان لوگوں نے اپنی آنکھوں سے وہی چیز دیکھ لی جس کے ذکر کو وہ دیوانگی سمجھتے تھے۔(۸)

صداقت وحقانیت، استقلال اور قدرت خداوندی کے محیر العقول کرشمے دیکھئے کہ وہ ہستی جس کے لئے کبھی مکہ کی زمین باوجود وسعت کے تنگ کرنے لگتی تھی، آج اس پر ایک حکمراں کی حیثیت سے قابض نظر آرہی ہے، وہی گلیاں اور کوچے جن میں ان کا چلنا پھرنا ہی قریش مکہ کو گوارا نہ تھا، آج اس کی شان وعظمت کے ترانے گا رہے ہیں اور ان کو جھک جھک کر سلام کررہی ہیں، وہی محبوب وطن جن سے کبھی وہ تقریباً بے یارومددگار ہجرت کرنے پر مجبور ہوا تھا آج اس عظیم محسن انسانیت کے قدموں پر نثار ہورہا ہے جس کی قیادت میں ہزاروں جاں نثاروں کا ایک لشکرِ عظیم موجود ہے، آپ ﷺ کی نگاہ عنایت میں ظفرمندی اسلام کی باپاں مسرت اور شکریہ خداوندی کے گہرے احساس کی وجہ سے آنسو جھلک رہے تھے گویا نرگس کے پھولوں پر شبنم بکھری پڑی ہو، سر مبارک جھکا ہوا تھا اور آپ ﷺ بارگاہ خداوندی میں اس کے احسانِ عظیم کے لئے ہدیہ نیاز و عقیدت پیش کررہے تھے۔

عبداللہ بن رواح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ کی مہار تھامے ہوئے آگے آگے یہ دعاء پڑھتے جاتے تھے:

اللہ وحدہ لاشریک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس کے لشکر کو زورآور کیا۔(۹)

آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ صحن کعبہ میں داخل ہوئے تو تکبیر کے نعروں سے مسجد الحرام گونج اٹھی، بیت اللہ کو جو بت پرستوں نے بیت الاصنام بنا رکھا تھا، دیکھتے دیکھتے بیت اللہ بنا دیا گیا، تمام بت توڑ پھوڑ کر باہر پھینک دیئے گئے، جب آپ ﷺ کعبہ کو تمام آلائشوں سے پاک کرچکے تو صحن میں تشریف لائے اور یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

اللہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ہم اس کے سوا کسی کو معبود قرار نہیں دیتے، اس نے اپنا

وعدہ سچا کیا، اپنے پرستاروں کی مدد کی اور دشمنانِ دین حنیف کو شکست دی اے گروہ قریش اب جاہلیت کا غرور اور نسب کا افتخار مٹا دیا گیا، تمام نوع انسان اولادِ بنی آدم ہے اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔(۱۰)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ/ عہد نبی ﷺ میں تبلیغ اسلام اور غیر مسلموں سے برتاؤ عالم اسلام کے نامور سپوت/ص ۶۶۔۶۷)

۲۔ ایضاً/ص ۷۴۔۷۵

۳۔ ایضاً/ص ۹۶

۴۔ ایضاً/ص ۹۸

۵۔ سیّد ابوالاعلیٰ مودودی/ سیرت درعالم/ لاہور ۱۹۷۹ء/ص ۶۸۴،

۶۔ ایضاً/ص ۶۵۴۔۶۵۵

۷۔ ایضاً/ص ۶۸۶

۸۔ ایضاً/ص ۶۸۶

۹۔ ایضاً/ص ۳۹۴۔۳۹۵

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ حیات وخدمات

خصوصی نمبر

ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل

(اُردو، عربی، انگریزی، سندھی)

شائع کرنے کا پروگرام ہے جس میں اُردو، عربی، انگریزی اور سندھی میں سیمینار میں پیش کردہ مقالات شامل ہوں گے۔

علامہ کے معتقدین و متعلقین سے درخواست ہے اگر ان کے پاس علامہ کی غیر مطبوعہ تحریر یا علامہ پر شائع شدہ نایاب تحریر محفوظ ہوں تو براہِ کرم جلد سے جلد مطلع فرمائیں تاکہ یہ خصوصی نمبر جامع ومفصل شمارہ بن کر شائع ہو۔

معزز قارئین کرام

یہ مجلّہ ایجوکیشن سے وابستہ پرنسپل، اساتذہ کرام، کالجز، یونیورسٹی اور متعلقہ ہائی اتھارٹیز تک پہنچتا ہے

اس کے ذریعہ آپ اپنی تجاویز و پیغام اساتذہ تک پہنچا سکتے ہیں

اور مجلّہ میں اشتہار عنایت کر کے اپنے کاروبار اور ہمارے عزائم کو فروغ دینے کے ساتھ دین اور علم کی اشاعت کا ذریعہ بن سکتے ہیں

اشہارات کے ریٹ یہ ہیں

ٹائٹل بیک فل صفحہ چار کلر	Rs 10,000
فل صفحہ بلیک اینڈ وائٹ	Rs 5000
نصف صفحہ بلیک اینڈ وائٹ	Rs 2500

نوٹ: واضح رہے یہ مجلّہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کی ویب سائٹ پر بھی جاری کیا جاتا ہے اور دنیا بھر میں مفت مطالعہ کیا جاتا ہے۔

رابطہ کے لئے :

مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

آفس 162 سیکٹر L/8 اورنگی ٹاؤن کراچی۔

فون:6659703، موبائل:0300-2664793

Email: drsalahuddinsani@yahoo.com

ویب سائٹ:www.auicks.org